بحث و نظر

تمباکونوشی کی حرمت

دلائل و براہین کے آئینے میں

تحریر: ابراہیم محمد سر سیق ــــ ترجمہ: ابوعبداللہ شیخ

علماءِ اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمباکونوشی ایک ایسی وبا ہے جسے کوئی صاحبِ عقل قبول نہیں کرسکتا۔ اس کے حرام ہونے میں کئی دلائل پیش کئے جاتے ہیں جو صاف طور پر تمباکونوشی کے حرام ہونے اور انسان کے لئے ایک خطرہ ہونے کا ثبوت ہیں' کیونکہ تمباکونوشی جانی اور مالی نقصان کا سبب بنتی ہے ــــ اور یہ دونوں چیزیں ان پانچ قیمتی چیزوں میں سے ہیں جن کی حفاظت ہر مسلمان پر واجب ہے۔

کیا تمباکونوشی ایک خبیث شے نہیں ہے جس سے اُمت محمدیہ کو دُوری اختیار کرنی چاہئے جبکہ اُمت محمدیہ دُنیا کے لئے بنائی گئی سب سے بہتر اُمت ہے؟

آئندہ صفحات میں ہم خاص خاص اقوال پیش کررہے ہیں جن سے تمباکونوشی کا مکروہ پن ظاہر ہوجاتا ہے' جن سے ہر شبہ کا ازالہ ہوجائے گا ہر ایسے مسلمان کے لئے جو اللہ سے ڈرتا ہے اور اس کے عذاب سے خوف رکھتا ہے۔ ذیل میں ان اصولوں کی تشریح کی جارہی ہے جن کی وجہ سے تمباکونوشی کا حرام ہونا ثابت ہوجاتا ہے' تاکہ ہر مسلمان یہ جان لے کہ وہ سگریٹ کی ہر ڈبیہ کے استعمال سے جسے وہ دھواں بنا کر ہوا میں پھونک دینا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہے۔

پہلی بات: صحت کا ضیاع

کوئی صاحبِ عقل بھی اس بات میں شک نہیں کرسکتا کہ صحت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک ہے جو اُس نے اپنے بندوں پر کر رکھی ہیں' اور یہ شرعی واجبات میں سے ہے کہ اپنی صحت کی ہر تکلیف اور بیماری سے حفاظت کی جائے۔ اسی لئے اللہ کریم نے ہر

بیماری کے لئے دوا بھی پیدا کر رکھی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((تداوَوْا عباد اللّٰہ ' فَاِنَّ اللّٰہَ تعالٰی لَمْ یَضعْ دَاءً الاَّ وضع لَہٗ دَوَاءً غیرَ دَاء واحدِ الْھرم)) (مسند احمد ' ابو داؤد ' الترمذی)

''اللہ کے بندو! علاج کر لیا کرو' بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو' سوائے ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے۔''

اور بڑی عجیب بات تو یہ ہے کہ ایک شخص اپنے ہاتھوں سے صحت و عافیت کو تباہ کرتا ہے جبکہ وہ اس کی حفاظت کا پابند ہے۔ وہ تمباکو نوشی کے سبب اپنی انگلیاں جلاتا ہے' اپنی رگِ جاں پر ظلم کرتا ہے اور اپنے ہاتھوں اپنی زندگی اور اس کی حفاظت کے عناصر کو تباہ کرتا ہے۔ حدیث پاک میں حضرت اُم سلمہؓ سے مروی ہے کہ:

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَمُفْتِرٍ

(رواہ احمد و ابو داؤد)

''منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے ہر نشہ آور اور فتور والی چیز سے''۔ (مفتر سے مراد اعصاب کو متاثر کرنے والی اشیاء ہیں)

الشیخ محمد بن ابراھیمؒ کا قول ہے کہ:

''پس جب ضرورت' تجربے اور مشاہدے سے اس چیز کا علم ہو چکا ہے کہ تمباکو نوشی کرنے والے کی صحت اور عقل پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں جن میں سے کھانسی' دمہ' بے ہوشی اور متعدی بیماریاں' جیسے پھیپھڑوں کا سرطان اور قلبی بیماریاں اور دل کی حرکت بند ہونے سے موت کا واقع ہو جانا' نیز اس کے سبب سے خلل عقلی واقع ہو جاتا ہے' یہ سب اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس کا استعمال حرام ہے۔''

جس طرح عقلِ سلیم کا تقاضا ہے کہ صحت کے اسباب مہیا کئے جائیں اور نفع حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اسی طرح عقل کا یہ تقاضا بھی ہے کہ نقصان اور ہلاکت کے اسباب سے باز رہا جائے اور جتنا زیادہ سے زیادہ اس سے دُور رہنا ممکن ہو' دُور رہا جائے۔

جسم اور صحت جیسی متاعِ عزیز کی تباہی کو تمباکو نوشی کے حرام ثابت کرنے کے لئے جو اہمیت حاصل ہے اس کی تشریح کے لئے بڑے بڑے ڈاکٹروں کی رائے کو پیش کیا جائے گا' تا کہ اس مرگِ سست رفتار کے چاہنے والوں پر یہ واضح ہو جائے کہ جتنا ہم ان

کوڈرار ہے ہیں وہ اس سے زیادہ اپنے اس فعل کے سبب اپنی جان کے لئے ڈر کے اسباب مہیا کرر ہے ہیں' اگرچہ زبان سے اس کا اظہار نہیں کرتے۔

دوسری بات: مال کا ضیاع

تمباکونوشی کے ذریعے مال کا اتلاف بہت بڑے خطرے کی بات ہے۔اس ذریعے سے دوطرح کا نقصان ہوتا ہے:

i) انسان کے اپنے ذاتی اورانفرادی اموال کا تباہ ہوجانا۔

ii) قومی اقتصادی حالت پر بُرا اثر پڑنا۔

جہاں تک پہلے نقصان کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے تمباکونوشی ایک کھلے شگاف کی طرح ہے جس سے روزانہ ایک خاطرخواہ رقم ضائع ہوجاتی ہے۔مزید افسوس کی بات یہ ہے کہ لوگ اس سے خود اپنے جسم کو کمزور کرنے اور اپنی صحت کو تباہ کرنے کے اسباب خریدتے ہیں۔ اپنے اس غیر معقول فعل کی بدولت وہ جاہلوں کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں' لہٰذا ان کی نگرانی لازمی ہے اور انہیں اپنے اموال کے آزادانہ خرچ کرنے سے منع کرنا واجب ہے۔

یہ لوگ اپنے اس فضول خرچی کے کام اور مال کے ضیاع کے سبب سے دھتکاری ہوئی مخلوق یعنی شیطان کے دوست اور بھائی بن جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا۝﴾ (بنی اسرائیل:۲۷)

''بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا ناشکرا ہے۔''

شیطان کا بھائی بن جانا ایسا عمل ہے جس سے ہر تمباکونوشی کرنے والے انسان کو اپنے ربّ سے شرم محسوس کرنی چاہئے اور اس قطعی غیر معقول مشغلے کو ہرگز جاری نہیں رکھنا چاہئے۔ چنانچہ ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر اس ڈبیہ کے استعمال کو ترک کردینا چاہئے جو کہ حقیقت میں بربادی اور نقصان کا دروازہ ہے۔

پس اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ سگریٹ نوش اپنے مال سے ایسی

چیز خریدتا ہے جو اُس کے جسم میں فساد اور کمزوری کا سبب بنتی ہے اور اس طرح وہ ایک وقت میں دوہرا نقصان کماتا ہے۔ اسلام میں جب محض فضول خرچی کو حرام قرار دیا گیا ہے تو ظاہر بات ہے کہ اس شخص کے لئے اور زیادہ سخت حکم ہے جو فضول خرچی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے لئے کمزوری اور نقصان کا سامان بھی خریدتا ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ یہ تو کھلا جنون ہے کہ انسان اپنے ہاتھوں اور اپنی رقم سے ایسی چیز خرید لے جس سے اس کو منع کیا گیا ہے۔ حدیث کی دو معتبر کتابوں صحیح بخاری و صحیح مسلم میں روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَات وَوَاْدَ الْبنات ومنعًا وھات وکرہ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَةَ السُّؤَالِ واضاعة الْمَال))

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کردیا ہے اپنی ماؤں کی نافرمانی و حق تلفی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، نیکیوں سے منع کرنا اور لوگوں سے سوال کرنا، اور ناپسند کیا ہے تمہارے لئے لغو باتیں کرنا، کثرت سے سوال کرنا اور اپنے مال کو ضائع کرنا۔''

اگر تمباکو نوشی فضول خرچی کے سبب حرام نہ بھی ہو تو اسے اس بنیاد پر حرام قرار دیا جاسکتا ہے کہ یہ سست رو خودکشی کے مترادف ہے جس سے انسان کی طاقت اور عافیت اس حد تک متاثر ہو جاتی ہے کہ وہ پھیپھڑوں کے سرطان جیسے مرض کا شکار ہو جاتا ہے۔

قومی معیشت پر سگریٹ نوشی کے اثرات

۱۹۶۳ء میں چھپنے والی ''سگریٹ نوشی کے متعلق فہم عامہ'' (Common Sense About Smoking) نامی کتاب کے مطابق تحقیق کرنے والے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ایک شخص جو اپنی عمر کے سترہویں سال سے سگریٹ نوشی شروع کرتا ہے، وہ اکیلا برطانیہ میں تقریباً چار ہزار پونڈ اسٹرلنگ اپنی اس عادت پر صرف کر دیتا ہے جو پاکستانی روپوں میں تقریباً اسّی ہزار سے زیادہ رقم بنتی ہے۔ ایک تمباکو نوش اتنی بڑی رقم صرف اس فضول مشغلے پر ضائع کر دیتا ہے۔ اور یہ تو ۱۹۶۳ء کی بات ہے، اس کے بعد سے جو سگریٹوں کی قیمت میں مسلسل اضافہ ہوا ہے اس کے باعث یہ رقم اب کئی گنا بڑھ

چکی ہے۔

امریکہ میں وزارتِ صحت کی مشاورتی کمیٹی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ:

''سگریٹ نوش ہی عموماً آگ لگنے کا باعث بنتے ہیں' کیونکہ اکثر سگریٹ پینے والے ایسے مدہوش ہو جاتے ہیں کہ وہ سگریٹ کے آخری ٹکڑے کو بے پروائی سے اِدھر اُدھر پھینک دیتے ہیں۔ بسا اوقات سگریٹ ان کے ہاتھوں میں ہوتا ہے اور نیند غالب آ جاتی ہے جس سے ان کی آرام گاہ میں آگ بھڑک اٹھتی ہے جو پورے گھر کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اور یہ سگریٹ نوش ہی سب سے پہلے اس سے ہلاک ہوتے ہیں۔ سگریٹ نوشی کرنے والوں کی غفلت کے سبب سے کتنے ہوٹل ہیں جو حادثات کا شکار ہو چکے ہیں' کتنی عمارتیں منہدم ہو چکی ہیں' کتنی کمپنیاں تباہ ہو چکی ہیں اور ان میں موجود سینکڑوں افراد لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔ اس فعل بد سے نہ صرف ان کی اپنی جان جاتی ہے بلکہ اس کے ساتھ کتنے ہی دوسرے بے گناہ افراد بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔''

ایک انشورنس کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ آگ لگنے کے واقعات میں سے تیس فیصد صرف سگریٹ پینے والوں کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ کتنی عجیب بات ہے! آپ اگر سگریٹ پینے والوں کا مشاہدہ کریں تو ان میں سے اکثر کے کپڑے سگریٹ کے شرارے سے جل چکے ہوں گے' یا پھر ان کی جلد کہیں نہ کہیں سے ضرور جلی ہوئی ہوگی' یا ان کی انگلیاں کالی ہو چکی ہوں گی اور یہ سارا عذاب خود ان کا اپنا اختیار کردہ ہے۔

تیسری بات: تعفّن آمیز بدبو

میں سوال کرتا ہوں کہ کون ہے تم میں سے جو سگریٹ پینے والے سے ایک منٹ سے زیادہ قریب ہو سکے؟ کس میں طاقت ہے کہ سگریٹ پینے والے کے مُنہ سے آنے والی بدبو کو بخوشی برداشت کر سکے؟ اس بدبو کی وجہ سے سگریٹ پینے والے کے دانتوں کا بھی حلیہ بگڑ چکا ہوتا ہے' ان پر کئی کئی رنگوں کی تہہ جم چکی ہوتی ہے' اور جب بھی کہیں چڑھنا اترنا ہو تو اس کا سانس پھولنے لگتا ہے۔

نماز با جماعت کے دوران کئی مرتبہ صرف اس وجہ سے ٹیڑھی ہو جاتی ہیں کہ ایک

شخص کے منہ سے آنے والی سگریٹ کی بدبو کو ساتھ والا برداشت نہیں کر سکتا اور اس طرح صفیں بکھر جاتی ہیں۔ یوں سگریٹ نوش اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے تکلیف واذیت کا سبب بن جاتا ہے' جس بے چارے کا کوئی قصور نہیں سوائے اس کے کہ وہ سگریٹ پینے والے کے ساتھ جماعت میں کھڑا ہو گیا ہے۔

حدیث شریف کی کتاب الطبرانی میں صحیح سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ آذَى مُسْلِمًا فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ))

''جس نے کسی مسلمان کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی۔''

اور صحیحین شریفین میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاذّٰى مِمَّا يَتَاذّٰى مِنْهُ النَّاسُ))

''بے شک ملائکہ کو بھی اس چیز سے ایذا پہنچتی ہے جس سے انسانوں کو ایذا پہنچتی ہے۔''

اسلام میں دینی اجتماعات کے تقدس کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے اچھے آداب کی تعلیم دی گئی ہے اور اچھے اخلاق کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ شرکاءِ اجتماع کو ایذا رسانی سے منع کیا گیا ہے' خواہ یہ اجتماع عبادت کے لئے ہوں خواہ نماز کی ادائیگی کے لئے' خصوصاً جب ان اجتماعات سے مقصود اللہ تعالیٰ کی اطاعت' نیکی اور ثواب کی رغبت اور مسلمانوں کی یکجہتی کا مظاہرہ ہے۔ حضرات شیخینؒ نے صحیحین میں حضرت جابرؓ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے:

((مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْبَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا وَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ))

''جس نے لہسن یا پیاز کھایا ہو وہ ہم سے الگ رہے اور ہماری مساجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔''

یہ امر پیش نظر رہے کہ لہسن اور پیاز کی بو سگریٹ کی بدبو سے کئی درجے کم ہوتی ہے اور وقتی طور پر ہی ہوتی ہے' ہمیشہ کے لئے نہیں اور یہ منہ کو اچھی طرح صاف کر لینے سے

زائل ہو جاتی ہے۔ اور پھر یہ بُو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جائز کئے گئے دو حلال کھانوں کی ہے جیسا کہ السنن میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَمَرَ اَکْلِ الْبَصَلِ وَالثُّوْمِ اِنْ یُمِیْتُھُمَا طَبْخًا))

''آپؐ نے حکم دیا پیاز اور لہسن کھانے کا اگر یہ دونوں سالن میں مار لئے گئے ہوں۔''

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کو کھانا پیش کیا گیا جس میں لہسن شامل تھا تو آپؐ نے وہ کھانا حضرت ابوایوب انصاریؓ کو بھجوا دیا۔ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ اس کو ناپسند فرماتے ہیں اور یہ کھانا مجھے بھجوا دیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لاَ تُنَاجِیْ))

''میں تو (ہر وقت) مناجات کرتا رہتا ہوں اس کی جناب میں جو مناجات نہیں کرتا۔''

(یعنی حضور اکرم ﷺ کا تعلق ہر وقت اللہ تعالیٰ سے رہتا تھا اور آپؐ پر فرشتہ وحی لے کر آتا تھا اس لئے آپ ﷺ نے مطلقاً پرہیز فرمایا۔ واللہ اعلم بالصواب: مترجم)

علامہ ابن القیمؒ نے پیاز کے فوائد میں لکھا ہے کہ یہ معدہ کو تقویت پہنچاتا ہے' قوتِ باہ کو بڑھاتا ہے' منی میں اضافہ کرتا ہے' بلغم کو کم کرتا ہے اور معدے کو صاف کرتا ہے' جبکہ لہسن کے فوائد میں سے ہے کہ یہ کھانے کو ہضم کرتا ہے' پیاس کو بجھاتا ہے' پیشاب کو صحیح خارج کرتا ہے' دردوں اور زخموں کے لئے تریاق کا کام کرتا ہے۔۔۔ لیکن سگریٹ نوشی کا کیا فائدہ ہے؟

﴿ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴾

''لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو تو!''

سگریٹ پینے والے کو چاہئے کہ وہ اپنے لئے اور معاشرے کے لئے اللہ کا خوف کرے اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لے کہ سگریٹ کی یہ بدبو اس کے ساتھ رہنے والوں اور ملنے جلنے والوں کو اس سے متنفر کر دیتی ہے' اگرچہ وہ اپنی زبان سے اس نفرت کا اظہار اس کے خوف یا ادب کی بنیاد پر نہ کرتے ہوں۔ لیکن کیا ادب کی وجہ سے ایک غلط

چیز صحیح بن سکتی ہے؟ یا مکروہ چیز مباح ہوسکتی ہے؟ اور اس بارے میں مزید کھل کر بات کریں تو کیا سگریٹ نوش کو احساس ہے کہ اس کی اس عادت کی وجہ سے اس کی بیوی کے کیا احساسات ہیں؟ کیا وہ یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ اس کی بیوی اس کے مُنہ سے آنے والی گندی بو کو بادل نخواستہ صرف اس لئے برداشت کرتی ہے کہ وہ اس کا خاوند ہے' کیونکہ سگریٹ نوشی سے نہ صرف اس کے مُنہ سے یہ بدبو آتی ہے بلکہ اس کے ماحول کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

ہر مسلمان کو تدبر کرنا چاہئے کہ ہمارے پیارے رسول الصادق والمصدوق ﷺ اپنے ربّ سے کیا دعا فرماتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ کما حَسَّنْتَ خلقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ))

''اے اللہ! جس طرح تُو نے مجھے اچھی شکل وصورت میں بنایا ہے اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے بنادے۔''

اور فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ))

''اے اللہ! مجھے محفوظ رکھ بُرے اخلاق سے' بُرے کاموں سے' خواہش نفس سے اور بُری بیماریوں سے۔''

یہ حدیث شریف ترمذی میں روایت کی گئی ہے اور امام حاکمؒ نے بھی اس کو صحیح کہا ہے۔ پس درود وسلام ہو اس ذات پر جو اعلیٰ ترین انسانیت کا کامل نمونہ تھے۔

چوتھی بات: نکوٹین سے جسم کا نشہ میں آ جانا

میں ان لوگوں کو چیلنج کرتا ہوں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ سگریٹ نوشی میں نہ کوئی نشہ ہے اور نہ کوئی فتور ہے۔

حالات وواقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ سگریٹ پینے والے میں اس قدر نشہ ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے اعصاب کو مکمل طور پر قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ اس کا کامل مظاہرہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی سگریٹ کی ڈبیہ کہیں رکھ کر بھول جاتا ہے اور پھر اسے تلاش

کرتا ہے۔ایسے میں اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہوتے ہیں کہ یہ شخص پاگلوں کی طرح اس نشہ آور چیز کی تلاش کر رہا ہے جو اس کے اعصاب پر پوری طرح اپنی گرفت کر چکی ہے اور اس کے اندر اپنا زہر داخل کر کے اس کے لئے ایک عادت بن گئی ہے۔

اس باب میں علمی حقائق اور سائنسی تحقیقات نہایت چونکا دینے والی ہیں۔ ہم یہ حقائق من وعن سگریٹ نوشی کرنے والے افراد کو تحفہ کے طور پر پیش کرتے ہیں تا کہ انہیں احساس ہو کہ وہ خرابی کے کس راستے پر چل رہے ہیں۔

نکوٹین کا انکشاف ۱۸۲۸ء میں دو جرمن سائنس دانوں بوسلٹ (Bosslet) اور رائی مان (Rei Maun) نے کیا' اور اس کا نام نکوٹین ایک شخص کی نسبت سے پڑا جس کا نام جین نکوٹ (Jean Nicot) تھا۔ یہ شخص پرتگال میں فرانس کا سفیر تھا اور اس نے اپنے گھر کے باغیچے میں اس تمباکو کی کاشت کر رکھی تھی' تا کہ اس کے سبز پتے اور خوشنما پھول اس کے گھر کی زینت بن سکیں۔ لیکن اچانک اس پودے کے کچھ طبی فوائد ہونے کی افواہ اُڑی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے یورپ میں پھیل گئی۔ اور یہی اس خطرناک باب کی ابتداء تھی۔ اس کے بعد سے سگریٹ ہر منہ کی زینت بن گیا اور زندگی کی ضرورت کی طرح ہر جیب میں پایا جانے لگا۔

نکوٹین جو کہ سگریٹ میں فعلی تاثیر رکھتا ہے' ایک زہریلا اور ہلاک کر دینے والا مادہ ہے۔ اس کی پچاس ملی گرام کی مقدار ایک انسان کو چند گھڑیوں میں قتل کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اگر کوئی شخص اس مقدار پر غور کرے جو ایک سگریٹ میں پائی جاتی ہے اور جو پانچ ملی گرام کے مساوی ہے تو وہ خود بخود اس سست موت کو پہچان لے گا جو ایک سگریٹ نوش اپنے لئے خود مہیا کر رہا ہے۔ العیاذ باللہ۔

محققین نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اگر انسان کی زبان پر نکوٹین سے چند نشان لگا دیئے جائیں تو وہ چند منٹوں میں ہلاک ہو سکتا ہے۔ آپ خود سوچیں اس شخص کی کیا حالت ہے جو یہ زہریلا مادہ اپنی آنتوں میں پہنچا رہا ہے اور پھر اپنے سارے جسم کے اعضاء میں تقسیم کر رہا ہے۔ ایک گرام سگریٹ میں بیس ملی گرام نکوٹین موجود ہوتی ہے۔

نفسیات جاننے والوں کو بخوبی علم ہے کہ کوئی بھی نشہ کرنے والا جب اس نشے کو حاصل نہیں کر سکتا تو وہ اس ہیجانی کیفیت میں طرح طرح کے جرائم کا مرتکب ہوتا ہے' کیونکہ وہ ایسی حالت میں عقل وشعور سے عاری ہو چکا ہوتا ہے۔

پانچویں بات: پھیپھڑوں کا سرطان اور ہلاکت

اس بات میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ سگریٹ نوشی پھیپھڑوں کے سرطان کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ یہ وہ علمی نتیجہ ہے جس میں پوری دنیا کے علمی حلقوں کی تحقیق یک زبان ہے۔ اس تحقیق کی ابتداء ۱۷۷۵ء میں ہوگئی تھی جب یہ پتہ چلا کہ سرطان کے مرض کا کوئلے اور اس سے بنی ہوئی اشیاء سے گہرا تعلق ہے اور کانیں صاف کرنے والے اکثر مزدوروں میں خصیوں کا سرطان ہو جاتا ہے۔ لیکن سگریٹ کے دھوئیں سے جو سرطان لاحق ہوتا ہے وہ پھیپھڑوں کا سرطان ہے اور یہ اس سے بھی زیادہ قابلِ افسوس ہے' کیونکہ پھیپھڑوں کے سرطان کا اس وقت تک پتہ نہیں چلتا جب تک اس بیماری کے آثار پھیپھڑوں سے باہر نہ آ جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ پھیپھڑوں کے سرطان کے ہر پانچ مریضوں میں سے چار لا علاج ہو جاتے ہیں۔

برطانیہ کی طبی تحقیقاتی کمیٹی نے ۱۹۵۷ء میں اعلان کیا تھا:

> ''پچھلے پچیس سالوں میں پھیپھڑوں کے سرطان سے مردوں کے اندر اموات کی شرح میں جو اضافہ ہوا ہے ان میں سے اکثر کا سبب کثرتِ سگریٹ نوشی ہے''۔ (کثرتِ سگریٹ نوشی سے ان کی مراد ایک دن میں بیس سے زیادہ سگریٹ پینے کی عادت تھی)

کتاب ''سگریٹ نوشی کے متعلق فہم عامہ'' (Common Sense About Smoking) کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ اس کتاب میں دیئے گئے اعداد وشمار کے مطابق ۱۹۶۲ء کے دوران پھیپھڑوں کے سرطان سے مرنے والوں کی تعداد تیئیس ہزار تھی اور ۱۹۶۳ء تک صرف برطانیہ میں سگریٹ نوشی کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد چوتھائی ملین سے زیادہ تھی۔ اور موت تو بہرحال اللہ کی قضاء وقدر سے ہی آتی ہے۔

سگریٹ کے آخری ایک تہائی حصے میں نکوٹین کی نسبت ۴۰ فیصد ہو جاتی ہے اور دوسرے دو تہائی حصے میں یہ نسبت ۶۰ فیصد رہ جاتی ہے۔

سگریٹ پینے سے خطرات میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ ایک گرام تمباکو جب سگریٹ کے ذریعے پیا جاتا ہے تو اس سے سات ملی گرام نکوٹین سگریٹ پینے والے کے مُنہ میں چلی جاتی ہے جو کہ دوسرے زہریلے مادوں کے علاوہ ہے' جس کا اندازہ معدے میں حرارت' حلق کی خشکی اور سانس کی تنگی سے لگایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں نبض کا کمزور پڑ جانا' اعصاب کا کھنچاؤ اور کان اور آنکھ کے افعال میں خرابی کا پیدا ہو جانا بھی انہی زہریلے مادوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نکوٹین ایک نشہ آور مادہ ہے اور اسی طرح سگریٹ نوشی بھی ایک نشہ ہے' بلکہ انتہائی نشہ ہے۔ اس کے ذریعہ انسان خود اپنے ہاتھوں سگریٹ کی ڈبیہ سے زہر کا پائپ اپنے مُنہ میں لگا لیتا ہے۔

الشیخ محمد بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں:

''بے شمار لوگ سگریٹ نوشی کے نقصانات اور اس کی گندی بدبو کی وجہ سے یہ عادت چھوڑنے کا اعلان کر دیتے ہیں' کئی لوگ اپنی بیویوں کو مشروط طلاق دے دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے دوبارہ سگریٹ نوشی کی تو ان کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی اور اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اس انتہائی اقدام سے سگریٹ نوشی چھوڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے' لیکن جب ان کو اس کی طلب ہوتی ہے تو وہ نہیں رک سکتے اور سگریٹ نوشی پھر سے شروع کر دیتے ہیں حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو طلاق ہو جاتی ہے' کیونکہ سگریٹ کے ان عشاق کے اعصاب اور ان کے دماغوں پر اس کا بری طرح قبضہ ہوتا ہے۔ سگریٹ پینے والوں کو جب بھی کوئی پریشانی آتی ہے تو وہ سگریٹ کی طرف لپکتے ہیں تاکہ وقت ضائع کریں اور وقتی طور پر اپنے دماغ کو مفلوج کر لیں۔''

سگریٹ کے خطرات میں سے صرف دل و دماغ کا ماؤف ہو جانا ہی نہیں بلکہ سگریٹ نوشی کئی دوسرے گناہوں اور جرائم کے ارتکاب کا بھی سبب بنتی ہے۔ جرائم کی

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ دنیا بھر میں سرطان کے خلاف جتنی بھی تنظیمیں سرگرمِ عمل ہیں اور سگریٹ نوشی کے خلاف مہم چلا رہی ہیں ان کی اس مہم کے پیچھے کوئی دینی' اخلاقی یا اجتماعی جذبہ محرکہ کارفرما نہیں ہے' بلکہ یہ سب کچھ انسانی صحت پر سگریٹ نوشی کے خطرات کے احساس کے باعث کیا جا رہا ہے۔ یہ خطرات اُس وقت دو چند ہو جاتے ہیں جب سگریٹ کا دھواں نگل لیا جائے' یا اس کو ناک کے ذریعے خارج کیا جائے' یا کھانا کھانے سے پہلے سگریٹ پیئے جائیں' یا بند کمرے خصوصاً سونے کے کمرے میں سگریٹ نوشی کی جائے۔

جب یہ بات تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ سگریٹ نوشی پھیپھڑوں کے سرطان کا باعث بنتی ہے تو یہ بات تسلیم کرنے میں بھی شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ سگریٹ نوشی حرام مطلق ہے' کیونکہ یہ انسان کی ہلاکت کا سبب بنتی ہے جس سے قرآن پاک کی صریح آیت کے ذریعے منع کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾ (البقرۃ:۱۹۵)

''اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو!''

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ (النساء:۲۹)

''اپنے آپ کو قتل مت کرو' بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں رحیم ہے۔''

اس بارے میں سب طبی ماہروں کا اجماع ہے کہ ان کے طبی تجربات نے سگریٹ کی تباہ کاریوں کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اس وجہ سے یہ بات بھی شک سے بالاتر ہو جاتی ہے کہ سگریٹ نوشی بالآخر انسان کی موت کا سبب بنتی ہے جو کہ خودکشی کی ایک صورت ہے اور خودکشی بھی اسلام میں حرام ہے۔

چھٹی بات: ہر خبیث چیز حرام ہے

قرآن پاک کی سورۂ اعراف میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي

التَّورٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ...... ﴾ (آیت ۱۵۷)

''جو لوگ پیروی کرتے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کی' جو نبی اُمی ہیں' جن کا ذکر ان کے پاس موجود تورات اور انجیل میں بھی ہے اور وہ ان کو حکم دیتے ہیں اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہیں بُرے کاموں سے' اور حلال قرار دیتے ہیں ان کے لئے پاکیزہ چیزیں اور حرام ٹھہراتے ہیں ان کے لئے ہر قسم کی خبیث چیزیں۔''

سگریٹ کے بارے میں کوئی بھی صاحبِ عقل یہ تسلیم نہیں کرسکتا کہ یہ طیبات میں سے ہے' بلکہ یہ کسی شک وشبہ کے بغیر خبیثات میں سے ہے۔ اس لئے اس آیت کی رُو سے بھی یہ حرام ہے۔

نوجوانوں میں سگریٹ نوشی کے اسباب

اولاد وہی کچھ کرتی ہے جو عادات وہ اپنے ماں باپ میں دیکھتی ہے۔ والدین کی یہ سب سے بڑی غلطی ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو سگریٹ کی ڈبیہ خریدنے کے لئے بھیج دیتے ہیں' پھر ان کے سامنے خود سگریٹ سلگا کر کش لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ افعال آہستہ آہستہ بچوں کے شعور میں بیٹھنا شروع ہو جاتے ہیں' کیونکہ بقول شاعر ؎

وینشأ ناشئ الفتیان منّا

علٰی ما کان عوّدہٗ ابوہ

''بچہ اس نہج پر تربیت پاتا ہے جو اس کے باپ کی عادات ہوتی ہیں۔''

اپریل ۱۹۶۸ء کی اشاعت میں مجلّہ نیوز ویک نے لکھا تھا کہ نوجوانوں میں سگریٹ نوشی کے اہم اسباب میں سے ایک ان کا اپنے خاندان کے افراد کی تقلید کرنا ہے' خصوصاً اپنے باپ یا بڑے بھائی کی تقلید۔ اور جو والدین سگریٹ نوشی نہیں کرتے ان کے بچے بہت کم اس طرف راغب ہوتے ہیں۔

برطانیہ کے رائل کالج آف فزیشنز کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سگریٹ نوشی کے سبب ہلاک ہونے والوں میں زیادہ نسبت ان لوگوں کی ہے جو بیس سال سے کم عمر میں ہی سگریٹ پینا شروع کر دیتے ہیں' یعنی ہلاک

شدگان میں سے ان کی تعداد ان لوگوں سے زیادہ ہے جنہوں نے بیس سال کی عمر کے بعد سگریٹ نوشی شروع کی۔

سگریٹ نوشی پڑھائی میں کمزوری کا سبب بنتی ہے

محققین کے تیار کردہ اعداد و شمار سے یہ بات بھی واضح ہوئی ہے کہ سگریٹ نوشی سے طالب علم پر دو طرح کے بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں:

اولاً: طالب علم پڑھائی میں کمزور پڑ جاتا ہے اور نتیجتاً سگریٹ نوشی نہ کرنے والے طالب علموں سے پیچھے رہ جاتا ہے۔

ثانیاً: سگریٹ نہ پینے والے طالب علم کھیلوں اور فنی میدان میں بھی سگریٹ پینے والوں سے آگے نکل جاتے ہیں' کیونکہ مؤخر الذکر طلبہ کی اعصابی قوت میں ۱۵ سے ۳۲ فیصد تک کمی آ جاتی ہے' جو لازمی طور پر ان کی قوت برداشت اور قوتِ مقابلہ میں بھی کمی کا باعث بنتی ہے۔

پڑھائی کے معاملے میں محققین کی رائے کے مطابق سگریٹ نہ پینے والوں کے نمبر سگریٹ نوش طلبہ سے ۲۱ فیصد زیادہ ہوتے ہیں۔ نمبروں میں اس زیادتی کی وجہ محنت اور کوشش نہیں ہوتی بلکہ اس کا سبب بے چارے سگریٹ کے مارے طالب علموں کی ذہنی استعداد میں کمی آ جانا ہے۔ ان کے خیالات پریشان رہتے ہیں اور بسا اوقات وہ اپنی ذہنی قوتوں کو مرتکز نہیں کر پاتے۔ اس سے ان کے حافظے اور فہم و فراست میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

سگریٹ نوشی کیسے ترک کی جائے؟

۱) سگریٹ نوشی چھوڑنے کے لئے اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور اسی سے مدد و نصرت مانگنے کے بعد اپنی قوتِ ارادی اور عزمِ صمیم کا سہارا لینا چاہئے۔ اس سلسلے میں اس شخص کی مثال سامنے رکھنی چاہئے جو ایک گہرے سمندر میں غرق ہو رہا ہو اور اس کے آگے پیچھے اونچی اونچی لہریں منڈلا رہی ہوں' لیکن وہ اپنی پوری قوت صرف کر کے اور ہاتھ پاؤں مار کر کنارے تک پہنچنا چاہتا ہے اور بالآخر نجات کے ساحل کو پا لیتا ہے۔ ایسے

شخص نے تھوڑی دیر جدو جہد کی لیکن بہت بڑا بدلہ پالیا' یعنی اپنی زندگی کو بچالیا جس کی کوئی قیمت نہیں لگائی جاسکتی۔

اس پختہ ارادے کے بغیر نہ تو کوئی نصیحت کارگر ہوسکتی ہے اور نہ ہی سگریٹ نوشی سے مرنے والوں کے اعداد و شمار فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ سگریٹ نوشی سے انسان حقیقت میں اس بری عادت کا اطاعت گزار بندہ بن جاتا ہے اور یہ عادت اس سے کئی صلاحیتیں چھین لیتی ہے' جن میں سے اہم شے قوتِ ارادی بھی ہے۔ للہذا سگریٹ نوشی سے جان چھڑانے کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ اس قوت ارادی کو واپس لایا جائے جو اس عادتِ بد نے سلب کر رکھی ہے۔ اس کے بعد اللہ کے فضل سے ہر چیز آسان ہو جائے گی۔

۲) سگریٹ نوشی ایک عادت ہی تو ہے اور اس عادت کو تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے' مثلاً اپنا ماحول بدل کر' سگریٹ پینے والوں سے دور رہ کر' آب و ہوا تبدیل کر کے اور دل بہلانے کے لئے ایسے نئے مشغلے ڈھونڈ کر جو فائدہ مند بھی ہوں اور جن کی وجہ سے انگلیوں کو سگریٹ پکڑنے اور ہونٹوں کو کش لگانے کی مہلت ہی نہ ملے۔

۳) آپ کو کئی دوست ایسے بھی ملیں گے جو یہ رائے دیں گے کہ سگریٹ کہاں چھوڑا جاسکتا ہے' یہ تو ایک ناممکن کام ہے۔ لیکن یہ دوست بے وقوف دوست ہوتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ بے وقوف دوست سے عقل مند دشمن بھلا ہوتا ہے۔ اپنا یہ نصب العین مقرر کر لینا چاہئے کہ سگریٹ چھوڑ دینا اللہ کی فرماں برداری کرنا ہے' اور یہ بات سب سے پہلے مدنظر رکھنی چاہئے۔ اس بارے میں الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ کا قول ہے کہ:

> ''اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اس کو ہرگز کسی ایسے مسئلے میں لوگوں کی باتوں کی طرف توجہ نہیں دینی چاہئے جس مسئلے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے کلام میں وضاحت کر دی گئی ہو' کیونکہ یہ گواہی کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' اس بات کی متقاضی ہے کہ ہر مسئلے میں اس چیز کی اطاعت کی جائے جس کا انہوں نے حکم دیا ہو اور اس چیز سے باز رہا

جائے جس سے انہوں نے منع کیا ہو یا ناراضی کا اظہار فرمایا ہو' اور ہر اس بات کو سچا مانا جائے جس کی آپ ﷺ نے خبر دی ہو۔"

فقہ مالکیہ کے عالم الشیخ خالد بن احمد کا فتویٰ ہے کہ:

"جو کوئی سگریٹ پیتا ہو اس کی امامت جائز نہیں' اور سگریٹ کی تجارت بھی ناجائز ہے' اور نہ کسی ایسی چیز کی تجارت جائز ہے جو نشہ آور ہو۔"

اس فتویٰ سے یہ بات مزید پختہ ہو جاتی ہے کہ سگریٹ نوشی حرام ہے اور اس پر اصرار کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ اور یہ بات بھی اہلِ علم میں متفقہ ہے کہ اگر صغیرہ گناہ پر بھی اصرار کیا جائے یا اس پر فخر کیا جائے' یا کوئی صغیرہ گناہ ایسے افراد میں پایا جائے جو دیندار ہونے کے دعوے دار ہوں اور جن کی اقتداء کی جاتی ہو' یا کوئی شخص کسی صغیرہ گناہ کے بارے میں علماء' قاضی' امام اور مفتی سے اپنے قول کے ذریعے' فعل کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے احتجاج کرے تو یہ بھی کبیرہ گناہ کے حکم میں آ جاتا ہے۔

۴) اگر کوئی شخص آج سگریٹ ترک نہیں کرتا تو ضرور اسے کل ڈاکٹروں کے کہنے پر سگریٹ نوشی ترک کرنا پڑے گی' بلکہ پھر سگریٹ کے ساتھ ساتھ کتنے پسندیدہ کھانے اور مشروبات بھی چھوڑنے پڑیں گے۔ اس وقت خطرہ بڑھ چکا ہو گا اور نقصان پھیل چکا ہو گا۔

کیا کبھی غور کیا کہ انسان لکڑی اور گھاس کے دھوئیں سے کس طرح دور بھاگتا ہے' لیکن سگریٹ نوش یہ دھواں اپنے خون میں شامل کرتے ہیں اور اپنے پھیپھڑوں تک پہنچاتے ہیں!

۵) صبح ناشتہ کرنے سے پہلے اپنا ہاتھ سگریٹ کی ڈبیہ تک بڑھانے کی بجائے ایک گلاس لیموں کا شربت نوش کیا جائے۔ یہ عمل صبح کے سگریٹ چھوڑنے کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ اس کے بعد اپنے ساتھ کھانے کی کوئی چیز جیسے کھجور یا کوئی اور پھل رکھ لیا جائے' جب سگریٹ کی طلب ہو تو یہ منہ میں ڈال لیا جائے۔

علامہ ابن القیمؒ کھجور کے فوائد میں رقم طراز ہیں کہ یہ بدن کو زیادہ طاقت دینے والے پھلوں میں سے ہے۔ اس میں گرم اور تر تاثیر موجود ہے' اس کی گرمی میں تریاق

کی تاثیر ہے اور یہ ایک وقت میں پھل' غذا' دوا' مشروب اور مٹھائی ہے۔ صحیح حدیث شریف میں وارد ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ لَمْ يَضُرُّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سِمٌّ وَلَا سِحْرٌ))

''جس نے صبح صبح سات کھجوریں کھالیں اس دن اس پر زہر اور جادو اثر نہیں کر سکتا۔''

جب تک سگریٹ مکمل طور پر ترک نہیں کر دیئے جاتے وقتی طور پر گوشت کھانا بھی ترک کر دیا جائے' کیونکہ سگریٹ کی طلب عموماً اُس وقت زیادہ ہوتی ہے جب گوشت والی غذا کھائی جائے۔

نوجوانانِ اسلام سے خطاب

اے نوجوانانِ اسلام! میں تمہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ تم پر اسلام کے کچھ حقوق ہیں اور اسلام کے تم پر کچھ واجبات بھی ہیں۔ ان میں سے پہلا یہ ہے کہ اپنی عقلوں کو خلل سے اور اپنے جسموں کو مرض سے بچایا جائے' اور اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے دُور رکھا جائے۔ اپنی آنکھیں کھولو' اس خطرے کو صحیح طرح جانچو جو تمہاری انگلیوں کے درمیان سگریٹ جلانے میں مضمر ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ جب تمہاری پیدائش ہوئی تو سگریٹ تمہارے مُنہ میں تھا' بلکہ سگریٹ نوشی کی یہ عادت ان بُری عادتوں میں سے ہے جو تم نے معاشرے سے سیکھ لی ہیں۔

﴿وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (النحل:۷۸)

''اللہ نے تم کو پیدا کیا تمہاری ماؤں کے بطنوں سے' تم کچھ جانتے نہ تھے۔ اور اس نے بنائے تمہارے لئے کان' آنکھیں اور قلوب تا کہ تم شکر ادا کرو۔''

بے شک سب سے بُری عادت یہ ہے کہ انسان عادات کا بندہ بن کر رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اعضاء کو اس کام میں لاؤ جس کام کے لئے یہ پیدا کئے گئے ہیں اور اپنے پاک اور صاف مُنہ شیطان کے چولہے مت بناؤ جس سے وہ دھواں اور زہر پھیلا کر صاف ستھری ہوا کو گندا کرے' آس پاس کے لوگوں کے ناک میں دم کرے' ماحول کو تکلیف پہنچائے اور تمہارے دانتوں پر زنگ جما کر ان کو خراب کر دے۔

کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ سگریٹ نوشی نے تمہارے بڑوں کے ساتھ کیا سلوک کیا' جن کو کئی امراض لگا دیئے ۔اور جتنے یہ امراض ظاہر ہوئے اس سے زیادہ وہ باطنی امراض میں مبتلا تھے۔ کیا یہ خرابی نہیں کہ انسان ہلاکت کا وہی راستہ اختیار کرے جس کے آس پاس اسی رستہ پر چلنے والے پہلے لوگوں کی لاشیں تڑپ رہی ہوں اور پھر بھی وہ ان کی طرف کوئی دھیان نہ دے۔

اے نوجوانانِ اسلام! تم اسلام کی امید ہو' لیکن اس بدعادت کے سبب تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب اسلام تمہیں جہاد کی طرف پکارے گا تو تمہارے پھیپھڑے سل زدہ ہو چکے ہوں گے' تمہارے ہاتھوں میں سکت نہ ہوگی' تمہارے جسم مریض بن چکے ہوں گے اور تم حقیقت میں بوڑھے ہو چکے ہوگے' جوانی کا صرف نام باقی رہ چکا ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ سگریٹ نوشی کے خطرات ہر وقت تمہارے مدنظر رہیں اور اللہ تعالیٰ کے مراقبہ کا ہر وقت تمہیں احساس رہے' کیونکہ تمہارا ربّ تو وہ ہے جسے کسی آن بھی نیند یا اونگھ نہیں آتی' اور اگر تم اپنے ربّ کے حق کا خیال نہ رکھ سکے تو تمہارا وجود انسانیت کے لئے بھی عار ہوگا۔

﴿وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ۝﴾ (الانعام: ۱۲۱)

''اور چھوڑ دو کھلے اور چھپے گناہ ۔ بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں ان کو سزا دی جائے گی اس کے سبب جو وہ گناہ کماتے رہے ہیں۔''

وصلی اللہ علی نبینا ورسولنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔